# میر تقی میرؔ

- **پیدائش :** مئی ۱۷۲۳ء آگرہ
- **وفات :** ستمبر ۱۸۱۰ء لکھنؤ
- **تصانیف :** چھے دیوان اردو، ایک دیوان فارسی، ذکرِ میر، نکات الشعراء (تذکرہ)

## غزلیات

**حاصلاتِ تعلُّم** یہ غزل پڑھ کر طلبہ : (۱)محظوظ ہوسکیں اور اس کے محاسن کی تفہیم کرسکیں۔ (۲) کسی منظوم تحریر پر استحسانی گفتگو کرسکیں۔ (۳) غزل میں رموزاوقاف کا درست استعمال کرسکیں۔ (۳)درسی تحریر(غزل) کو اوصافِ بلند خوانی (صحتِ تلفظ، لب و لہجے، رموز اوقاف، اعتماد، زیر و بم) کے لحاظ سے پڑھ سکیں۔

### غزل - ۱

رہی نگفتہ مِرے دل میں داستاں میری
نہ اس دیار میں سمجھا کوئی زباں میری

بہ رنگِ صَوتِ جَرَس تجھ سے دُور ہوں تنہا
خبر نہیں ہے تجھے آہ ، کارواں میری

اُسی سے دُور رہا اصل مدّعا جو تھا
گئی یہ عمرِ عزیز آہ! رائگاں میری

ترے فِراق میں جیسے خیال مُفلِس کا
گئی ہے فکرِ پریشاں کہاں کہاں میری

دیا دکھائی مجھے تو اُسی کا جلوہ میرؔ
پڑی جہان میں جاکر نظر جہاں میری

### غزل - ۲

تھا مُستَعار حُسن سے اُس کے جو نور تھا
خورشید میں بھی اُس ہی کا ذرّہ ظہور تھا

مُنعِم کے پاس قاقُم و سنجاب تھا تو کیا؟
اُس رِند کی بھی رات گزر گئی جو عُور تھا

ق

کل پاؤں ایک کاسۂ سر پر جو آ گیا
یک سر وہ اُستخوان شکستوں سے چُور تھا

کہنے لگا کہ دیکھ کے چل راہ بے خبر!
میں بھی کبھو کِسُو کا سرِ پُرغُرور تھا

ق

تھا وہ تو رشکِ حورِ بہشتی ہمیں میں میرؔ
سمجھے نہ ہم تو فہم کا اپنے قُصور تھا

# مشق

## سوال نمبر۱: درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے:

(۱) اُسی سے دور رہا اصل مدّعا جو تھا ۔۔۔۔۔۔ گئی یہ عمرِ عزیز آہ! رایگاں میری

(۲) دیا دکھائی مجھے تو اُسی کا جلوہ میرؔ ۔۔۔۔۔۔ پڑی جہان میں جاکر نظر جہاں میری

(۳) تھا مُستعار حُسن سے اُس کے جو نور تھا ۔۔۔۔۔۔ خورشید میں بھی اُس ہی کا ذرّہ ظہور تھا

(۴) کہنے لگا کہ دیکھ کے چل راہ بے خبر ۔۔۔۔۔۔ میں بھی کبھو کِسو کا سرِ پُر غرور تھا

## سوال نمبر۲: درج ذیل اشعار کے محاسن بتائیے:

(۱) مُنعِم کے پاس قاقم و سنجاب تھا تو کیا؟ ۔۔۔۔۔۔ اُس رِند کی بھی رات کٹی جو کہ عُور تھا

(۲) ترے فراق میں جیسے خیال مُفلِس کا ۔۔۔۔۔۔ گئی ہے فکرِ پریشاں کہاں کہاں میری

## سوال نمبر۳: درج ذیل اشعار میں مناسب جگہوں پر رموزِ اوقاف استعمال کیجیے:

(۱) بنگلے سبھوں نے ہر جا اُونچے چھوائے زر دے ۔۔۔۔ میوے مٹھائی انبہ انگور اور سردے

(۲) پکوان تازے تازے خاصے پلاؤ زر دے ۔۔۔۔ برسے ہے ابرِ باراں کھلوار ہے ہیں پردے

## سوال نمبر۴: درج ذیل الفاظ و تراکیب کے مفہوم کی وضاحت کیجیے:

| صوتِ جرس | فکرِ پریشاں | مستعار | عمرِ عزیز | کاسۂ سر |
|---|---|---|---|---|

## سوال نمبر۵: دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(۱) "شکستوں" سے مراد ہے:

(الف) ہارنا (ب) ٹوٹ پھوٹ

(ج) ٹھوکریں (د) نا اُمیدیاں

(۲) "فکرِ پریشاں" کا مطلب ہے:

(الف) بے چین نظر (ب) متلاشی نظر

(ج) پریشان فکر (د) دوست کی جدائی میں بے چین خیال

(۳) "رشکِ حور" کا مفہوم ہے:

(الف) حور کے لیے باعثِ رشک (ب) حور پر رشک کرنے والا

(ج) حور جس پر فدا ہو (د) حور جس پر رشک کرے

(۴) لفظ "استخوان" کا مطلب ہے:

(الف) دسترخوان (ب) آہنی ٹوپی (ج) خوان چہ (د) ڈھانچا

## سرگرمیاں

- طلبہ ان غزلوں کے پسندیدہ شعروں کو زبانی یاد کریں گے اور کسی تقریر کے دوران حسبِ موقع پیش کرنے کی مشق کریں گے۔
- طلبہ جماعت کے ساتھیوں کو دو گروپوں میں تقسیم کریں گے۔ ہر گروپ ایک ایک غزل کو اوصافِ بلند خوانی کے مطابق پڑھے گا۔ (ضرورت پڑنے پر استاد/استانی رہ نمائی کریں گے)
- طلبہ دو گروپ بنائیں گے اور بیت بازی کا مقابلہ کریں گے جس میں مستند اور معیاری شعر، صحتِ تلفظ، مناسب لب و لہجے، اعتماد اور مصرعوں / لفظوں کے اتار چڑھاؤ کا خیال رکھیں گے۔

## برائے اساتذہ

- طلبہ کی سرگرمیوں کی نگرانی، ضرورت کے مطابق مناسب رہ نمائی اور مشقی سوالات کے جوابات دینے میں ضروری معاونت کیجیے۔ نیز اشعار میں جو جو شعری محاسن آئے ہیں وہ طلبہ کو بتائیے۔